Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۰۹

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۹ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۳ ظہور ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۳ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد باسط صاحب آف بہاولپور جو کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے نشتر ہسپتال ملتان میں کامیاب اپریشن کے بعد صحتیاب ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ان کے لئے دعائیں فرما رہے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں اُن کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نمازِ عید الفطر کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عید الفطر کی نماز کا وقت ربوہ میں ٹھیک ۸-۳۰ صبح ہوگا۔

تمام دوست وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نمازِ عید کے لئے معیّن وقت سے چند منٹ پہلے ہی مسجد میں پہنچ جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کی تقریب سعید کے موقع پر روزنامہ الفضل کے دفاتر ہفتہ ۲۵ اگست کو بند رہیں گے اس لئے اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر الفضل)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

دُنیا میں عذاب اُس وقت ملتا ہے جب شرارت حد سے گزر جائے

اگر کافر خوف سے کام لے گا تو گو وہ جہنم کے لائق ہے مگر عذابِ دُنیوی اُس کو نہ ملے گا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝

(آل عمران : ۱۷۹)

ترجمہ :- اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمارا اُنہیں ڈھیل دینا ان کی ذات کے لئے بہتر ہے۔ ہم جو اُنہیں ڈھیل دیتے ہیں تو اس کا نتیجہ صرف ان کا گناہوں میں بڑھ جانا ہوگا اور اُن کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب مقدر ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَرَوٰی عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الْعِبَادَ مَا یَشَآؤُوْنَ عَلٰی مَعَاصِیْھِمْ فَاِنَّمَا اسْتِدْرَاجٌ مِّنْہُ لَھُمْ۔

(قرطبی)

ترجمہ :- حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اُن کے گناہوں کے باوجود ان کی مرضی کے مطابق دیتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف لاتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ دُنیا میں جو عذاب ملتے ہیں وہ ہمیشہ شوخیوں اور شرارتوں سے ملتے ہیں۔ انبیاء اور ماموریں کے جس قدر منکر گزرے ہیں اُن پہ عذاب اُسی وقت نازل ہوا جبکہ اُن کی شرارت اور شوخی حد سے تجاوز کر گئی۔ اگر وہ لوگ حد سے تجاوز نہ کرتے تو اصل گھر عذاب کا آخرت ہے۔ ورنہ اس طرح سے دیکھ لو کہ ہزاروں کافر ہیں جو کہ اپنا کاروبار کرتے ہیں اور پھر کفر پر ہی مرتے ہیں مگر دُنیا میں کوئی عذاب اُن کو نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مامور من اللہ کے مقابلہ پر اگر شوخی اور شرارت میں حد سے نہیں بڑھتے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آخرت میں بھی ان کو عذاب نہیں ہوگا۔ دُنیا میں عذاب کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکذیب مُرسل، استہزاء اور ٹھٹھے میں اور ایذاء میں حد سے بڑھے اور خدا کی نظر میں اُن کا فساد، فسق اور ظلم اور آزار نہایت درجہ پر پہنچ گیا ہو۔ اگر کافر مسکین صورت رہے گا اور اس کو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اُس پر نازل نہ ہوگا"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ رمضان ۱۳۹۹ھ

۲۳ ظہور ۱۳۵۸ہش

۲۳ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی عید کی دائمی خوشیاں اور ان کے حصول کا طریق

رمضان کا بابرکت مہینہ حقیقی مومنوں کو اپنی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال کرنے کے بعد اب پورا ہوا چاہتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ آج ۲۹ رمضان کی شام کو ہی یہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے ورنہ اگلے دن تو یہ پایۂ تکمیل کو پہنچ ہی جائے گا۔

اس ماہِ مبارک کی سب سے عظیم الشان برکت جس پر ہم گزشتہ اداریہ میں بھی روشنی ڈال چکے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پورے خلوصِ نیّت کے ساتھ اس کے روزے رکھنے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجا لانے والوں کو اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی رو سے اپنے قربِ خاص کے شرف سے مشرف کرتا ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے وعدہ کو ان کے حق میں ایک نئے رنگ میں پورا فرماتا ہے اور اس طرح اس ماہِ مبارک کے طفیل انہیں قبولیتِ دعا کے حظ سے ایک نئی شان کے ساتھ بہرہ ور ہونے کا انمول موقع میسّر آتا ہے۔

رمضان کے طفیل قربِ الٰہی کی نعمت سے ایک نئے رنگ میں اور نئی شان کے ساتھ مالا مال ہونے کی خوشی میں ہی اللہ تعالیٰ نے یکم شوال کو اظہارِ تشکر کے طور پر مومنوں کو عید الفطر منانے کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا ہم عید کے اس بابرکت و پُرمسرت موقع پر جملہ قارئینِ کرام کی خدمت میں صمیمِ قلب سے عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قربِ الٰہی کی اس نعمتِ عظمیٰ کی پوری مستعدی سے حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دعاؤں کی قبولیت کا حظ انہیں دائمی طور پر حاصل رہے اور اسی طرح ہر نیا دن ان کے لئے روزِ عید ثابت ہوتا چلا جائے۔ آمین

پھر رمضان کی اس عظیم الشان برکت یعنی قربِ الٰہی کی نعمتِ عظمیٰ اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے قبولیتِ دعا کے حظ کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں خاص معرفت عطا کی ہے اس لئے کہ اُس نے ہمیں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک طویل المیعاد رمضان کے نتیجہ میں دائمی عید اور اس کی دائمی مسرّتوں سے مالا مال ہونے اور سدا مالا مال رہنے کا انمول موقع عطا فرمایا ہے۔ یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں مامور من اللہ کا زمانہ ہونے کی وجہ سے ایک طویل المیعاد رمضان کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ فی الاصل اللہ تعالیٰ کے دائمی قرب کی شکل میں ایک دائمی عید کی دائمی مسرّتوں کا حامل ہے۔ حضور علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں جو سب سے بڑی دولت میسّر آئی ہے وہ قربِ الٰہی میں ترقی کی دولتِ لازوال ہی تو ہے جبھی تو حضور علیہ السلام نے ہمیں یہ عظیم الشان خوشخبری دی ہے:۔

"تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔" (الوصیت)

قربِ الٰہی کی نعمت رمضان کے نتیجہ میں میسّر آتی ہے اور اس لئے میسّر آتی ہے کہ رمضان میں حقیقی مومن خدائی حکم کے تحت خود اپنے پر تکلیف وارد کر کے مشقت اُٹھاتے اور خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مامور من اللہ کے پورے زمانہ کو بھی رمضان کا قائمقام بنا دیتا ہے جس میں مومنوں کو طرح طرح کے ابتلا پیش آتے ہیں اور انہیں طرح طرح کی مصیبتیں اور اذیتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ الغرض ایک زبردست مجاہدہ میں سے وہ گزر رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اس مجاہدہ سے خوش ہو کر انہیں اپنے دائمی قرب کی نعمت عطا کر کے ان کے لئے ایک دائمی عید کی دائمی خوشیاں مقدر کر دیتا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے قربِ الٰہی کی شکل میں دائمی عید کی دائمی خوشیوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے درمیانی زمانہ میں رمضان کے قائمقام کے طور پر آنے والے ابتلاؤں اور ان کی حکمت سے آگاہ کرتے ہوئے ساتھ ہی فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی

(باقی صفحہ ۷ پر)

منم چہ نسبت را؟

(بحضور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

وہ آسماں مَیں زمیں ہوں، منم چہ نسبت را؟
وہ لامکاں مَیں مکیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ رشکِ انجم و پرویں، وہ فخرِ مہر و ماہ
مَیں پستیوں کا نشیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ شانِ مظہرِ اعجازِ آیۂ لولاک
مَیں خاک بھی تو نہیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

ہے اُن کے ذکر کی رفعت پہ کائنات گواہ
مگر مَیں وہم مکیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ فخرِ فقر ہیں، اقلیمِ دو جہاں کے حضور
مَیں ننگِ دُنیا و دیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ شاہسوارِ گزرگاہِ سِدرہ و طُوبیٰ
غبارِ راہ کہیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ نازِ لوح و قلم ہیں تلاشِ سائل میں
فقیرِ نانِ جویں ہوں، منم چہ نسبت را؟

وہ آج بھی ہیں اَمَر اپنے فیض کی دولت
مَیں زیست سے بھی حزیں ہوں، منم چہ نسبت را؟

میرے شفیعؐ کا کرم ہے وگرنہ — اے ساحرؔ!
مَیں اور — اُن کے قریں ہوں؟ منم چہ نسبت را؟

(حبیب الرحمٰن ساحرؔ — ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اولاد۔ صدمات

ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

فخر موجودات، سرور کائنات، سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے صاحب اولاد کیا۔ اور اس کے ساتھ آزمائشوں کا ایک لا متناہی سلسلہ ہوا۔ لیکن رسول اللہؐ نے صبر و استقامت و بشاشت اور بارگاہِ ایزدی سے راضی ہونے کا اعلےٰ ترین نمونہ پیش کیا۔ اور ہر حال میں اپنے آپ کو بارگاہِ الٰہی میں سربسجود کیا۔

حضورؐ کی شادی خانہ آبادی حضرت ام المومنین خدیجہؓ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دو پاک بیٹے عطا کئے۔ قاسم طیب کہلائے اور عبد اللہ طاہر۔ لیکن دونوں بیٹے کم سنی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم اپنے بیٹے قاسم سے ہے اور آپؐ کو یہ کنیت بہت پسند تھی۔ صحابہؓ آپؐ کو رسول اللہ کہہ کر خطاب کرتے۔ لیکن جب پیار و محبت سے بلاتے تو ابو القاسم کہہ کر خطاب کرتے اور حضورؐ اسے بہت پسند فرماتے۔ غیر مذاہب کے لوگ آپؐ کی کنیت ابو القاسم سے ہی یاد کرتے۔ ایک دفعہ ایک یہودی مدینے آیا۔ اور دوران گفتگو بار بار یوں کہتا اے محمدؐ بات یوں ہے۔ اے محمدؐ بات یوں ہے۔ صحابہؓ کچھ دیر خاموش رہے۔ لیکن پھر برافروختہ ہو گئے۔ اور یہودی کو کہنے لگے اگر تم رسول اللہ کہہ کر بات نہیں کرتے تو کم از کم آپؐ کی کنیت ابو القاسم کہہ کر ہی بات کرو۔ لیکن بدتمیز یہودی پھر بار بار محمدؐ کہنے پر ہی مصر رہا۔ اور کہنے لگا یہی نام ان کے والدین نے رکھا ہے۔ اس لئے میں تو اسی نام سے پکاروں گا۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ اور فرمانے لگے۔ یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرا نام محمد ہی ہے۔ اس لئے جس طرح یہ پکارتا ہے اسے پکارنے دو۔ اور غصہ نہ کرو۔

بیٹیوں میں سے سب سے بڑی حضرت زینبؓ تھیں۔ دوسری دختر حضرت رقیہؓ تھیں اور حضرت زینبؓ سے تین سال چھوٹی تھیں۔ ان کا نکاح عتبہ بن ابولہب سے ہوا۔ ان کی اولاد نہ ہوئی۔ جس وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے دعوےٰ کیا اس وقت ان کے شوہر نے اسلام قبول نہ کیا اور طلاق ہو گئی۔ ایک روایت ہے کہ ابولہب نے دورِ رسالت کے آغاز میں اپنے بیٹے کو طلاق دینے کے لئے کہا۔ بہرحال ان کا نکاح پھر حضرت عثمانؓ سے ہوا۔ ایک فرزند اللہ نے عطا کیا۔ لیکن صغر سنی میں فوت ہو گیا۔ اس صبر آزما واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت رقیہؓ بھی وفات پا گئیں اور اللہ تعالےٰ کے پیارے رسول کو حضرت رقیہؓ کا صدمہ پر صدمہ سہنا پڑا۔ لیکن کمال بشاشت سے اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی ام کلثوم تھیں۔ یہ بھی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے بیاہی گئیں اور دورِ نبوت کے آغاز پر طلاق ہو گئی۔ جب حضرت رقیہؓ وفات پا گئیں تو حضرت ام کلثوم حضرت عثمانؓ کے عقد میں آ گئیں۔ چونکہ حضرت عثمانؓ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ یکے بعد دیگرے حضرت رسول اللہؐ کی دو دختران پاک کے شوہر بنے۔ اس لئے آپ ذو النورین کہلائے۔ حضرت ام کلثومؓ۔ اور حضرت عثمانؓ سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حین حیات حضرت ام کلثومؓ نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی چوتھی دختر حضرت فاطمۃ الزہرا تھیں (فاطمہ نام، زہرا کنیت) حضرت علیؓ کے عقد میں آئیں اور صاحب اولاد ہوئیں۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ بہت علیل ہو گئیں۔ مکہ سے آتے ہوئے شقی القلوب حوادث اور جبار معاندین نے انہیں گزند پہنچائی اور ان کے پیٹ کا بچہ ضائع ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد اسی صدمہ اور علالت سے وفات پا گئیں۔

اس دردناک واقعہ کے بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک ہی بیٹی حضرت فاطمہؓ تھیں جو زندہ تھیں۔ دو بیٹے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ حضرت رقیہ اور ام کلثوم بھی فوت ہو چکی تھیں اور حضرت زینبؓ بھی خدا کو پیاری ہو گئیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اولاد کے پے در پے صدمے سے دوچار تھے۔

خدا تعالےٰ نے ڈھارس بندھائی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بڑی خوشی دکھائی۔ حضرت ماریہؓ امید سے ہو گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑھاپے میں بیٹا عطا کیا۔ بچے کا نام ابو الانبیاءؑ کے نام پر ابراہیم رکھا۔ حضرت ماریہؓ مدینہ کے قرب میں ایک دو منزلہ مکان میں اقامت گزین تھیں۔ اب اس جگہ کو مشربات ام ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مکان سے ملحق بے شمار ہری بھری سبزہ زار بیلیں تھیں۔ اور کھجوروں کا ایک خوبصورت باغیچہ تھا۔ اور بیٹے کی پیدائش کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اس جگہ جایا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوائے حضرت خدیجہؓ کے کسی ام المومنین سے اولاد نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ جب ابراہیم پیدا ہوئے تو رسول اللہؐ کی مسرتوں کا کوئی ٹھکانا نہ تھا اور حضرت ماریہؓ بھی خدا تعالےٰ کی حمد سے معمور اور شکر گزار تھیں۔

بیٹے ابراہیم کی پیدائش پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بچے کی دایہ (مڈوائف) سلمیٰ اہلیہ ابو رضیع کو بہت سے انعامات سے نوازا۔ اور اس خوشی کے موقعہ پر مدینہ کے تمام غرباء کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اناج مرحمت فرمایا۔ نوزائیدہ بچے کو دستور کے مطابق ام سیف کی نگرانی میں دے دیا ان کے پاس سات بکریاں تھیں جو انہوں نے بچے ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے مخصوص کر دیں۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں تحفہ کے طور پر عطا کیں تاکہ بیٹے ابراہیم کو فراوانی سے دودھ ملتا رہے۔ اور انہیں بھی دودھ کی دقت محسوس نہ ہو۔

ایک دن بیٹے کی محبت میں سرشار حضور صلے اللہ علیہ وسلم انہیں گود میں اٹھا کر شاداں و فرحاں حضرت عائشہؓ کو دکھانے لے گئے اور فرمایا دیکھو عائشہ! مجھ سے کتنا ملتا ہے۔ لیکن بشری تقاضوں کے تحت حضرت عائشہؓ نے مسرت کا اظہار نہ کیا اور بچے کو دیکھا ان دیکھا کر دیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا دیکھو عائشہ بچہ ابراہیم کتنا بڑا ہو رہا ہے۔ تو حضرت عائشہؓ نے بڑی بے رغبتی سے فرمایا۔ جس بچے کو اتنا دودھ پینے کو ملتا ہو اس نے بڑا ہونا ہی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خوشی سے بخندہ درگزر فرماتے ہوئے اپنے بیٹے ابراہیم کو واپس لے آئے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم حضور کے لئے خوشیوں اور رونق کا باعث تھے۔ حضور وقت نکالتے اور قریب قریب روزانہ بچے کو دیکھنے آ جاتے۔ اس کے پاس بیٹھتے دل بہلاتے اور کھیلتے رہتے۔ بچہ بڑا ہوتا دیکھتے رہے اور خوش ہوتے رہے۔ بڑا ہوتے ہوتے بیٹے کی شباہت اپنے عظیم الشان باپ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ملتی نظر آتی۔

فخر موجودات کا امتحان پھر آ گیا۔ بیٹے ابراہیم کی خوشیاں دیرپا ثابت نہ ہوئیں۔ حضورؐ کو اطلاع ملی کہ ابراہیم بہت بیمار ہو گئے ہیں۔ انکی نگران انہیں مشربات ام ابراہیم میں لے آئیں۔ اور ان کی والدہ اور ان کی خالہ نے تیمارداری شروع کر دی۔ بچے کی حالت سنبھلتے نظر نہ آئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹے ابراہیم کی علالت سے سخت تکلیف ہوئی۔ تیزی سے وہاں پہنچنے کے باوجود ایسا لگتا تھا کہ گھٹنے جواب دے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے کندھے کا سہارا لے کر باغیچے میں پہنچے۔ بیٹا اپنی والدہ کی آغوش میں تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کپکپاتے ہاتھوں بیٹے کو ان کی والدہ سے لیا۔ اور اپنی گود میں رکھا۔ بچہ آخری سانس لے رہا تھا۔ جو حادثہ نظر آ رہا تھا اس سے دل ڈول رہا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر اندرونی درد و کرب کے آثار نمایاں تھے۔ بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا۔ اے ابراہیم! اللہ کی مرضی اور انصاف کے سامنے ہم سب ہیچ ہیں۔ پھر خاموش ہو گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ بیٹا آہستہ آہستہ اپنے باپ کی آغوش میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر رہا تھا۔ اور ان کی والدہ اور خالہ دیکھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں۔ جب بچے نے آخری سانس لیا۔ تو آنسو بھری آنکھوں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے ابراہیم! آنکھیں آنسو بہا رہی اور دل رنجیدہ و مغموم ہیں۔ تمہیں اپنے پیارے خدا کو سونپا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اے ابراہیم! تمہاری وفات سے ہمیں سخت دکھ پہنچا ہے"

ایک روایت ہے فرمایا۔

لو عاش لکان صدیقاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث نبویہ صحت و صداقت کے بلند مقام پر واقع ہیں

بعض مستشرقین یورپ کا اقرار

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور کا قیمتی مضمون بعنوان اقرا ء انقلاب روحانی کی بنیاد حدیث کی تشریح صحف سماوی کی روشنی میں۔ موقر جریدہ الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے بخاری (باب بدء الوحی) کی حدیث اول سیرت ابن ہشام میں قدرے اختلاف کے ساتھ جو واقعہ بیان ہوا ہے کا ذکر بیان کرتے ہوئے یسعیاہ نبی کی بشارت عرب کی بابت الہامی کلام کے مندرجات کو مذکورہ بالا ہر دو واقعات پر چسپاں کیا ہے۔ بخاری میں مذکور ہے کہ

فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربك الذی خلق ...

اور جب فرشتہ نے مجھے تیسری بار زور سے بھینچا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہنے لگا اقرأ باسم ربك الخ یعنی پڑھو اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا انسان کو... سیرت ابن ہشام میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں بجائے ما انا بقارئ (میں پڑھنا نہیں جانتا ہوں) کے ما اقرأ (کیا پڑھوں) کے الفاظ آتے ہیں۔

اب یسعیاہ نبی کی بشارت درج ذیل ہے۔

"سنو کوئی کہہ رہا ہے (قرأ) بآواز بلند پڑھو۔ ایک شخص نے جواب میں کہا (ما اقرأ) میں کیا پکاروں ...." (یسعیاہ باب ۴۰)

یسعیاہ نبی کی دوسری بشارت جو نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے مطابق ہے وہ یہ ہے۔

"پھر یہ کتاب لازماً کسی ایسے شخص کو دی جائیگی جو لکھنا (پڑھنا) نہیں جانتا۔ کوئی منتی بول گویا ہے آپ اسے بلند آواز سے پڑھیں اور وہ جواب میں کہتا ہے۔ میں تو لکھنا پڑھنا جانتا ہی نہیں" (۲۹/۱۲)

بخاری و سیرۃ ابن ہشام ہر دو کے مندرجات اور یسعیاہ نبی کی بشارت میں حیرت انگیز طور پر مشابہت اور مطابقت پائی جاتی ہے۔ کہ بعض مستشرقین نے اس راز کو بھانپ لیا ہے۔ اس کا برملا اظہار کر کے احادیث نبوی کی صحت و صداقت پر مہر ثبت کی ہے۔

اس بارہ میں چند ایک شواہد درج ذیل ہیں سیرت ابن ہشام کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے Rev Alphonse Mingma لکھتے ہیں۔

"See a striking narration in the ahhalist Ibn Hisham p. 152-109 Sq/q who represents the prophet as responding to the voice what shall I cry? We can not help thinking of the following words sound in the prophet Isaiah The voice of (one) Saying "Cry" and he said what shall I cry. The verb قرأ which is used in both texts in the same sense will establish a curious and hardly accidental coincidence

Leaves from three Ancient Qurans possibly pre-Othamanic page XI Edition 1914 by Agnes Smith Lewis

"سیرۃ نگار ابن ہشام کی روایت کو دیکھ کر ہماری توجہ ان الفاظ کی طرف جاتی ہے جس کا ذکر یسعیاہ نبی کی بشارت میں ہوا ہے جو یہ ہے ایک آواز نے کہا تو پکار" اور اس نے جواب دیا میں کیا پکاروں مصدر قرأ جو قرآن مجید کی پہلی وحی (اقرأ باسم ربك) سے لی گئی ہے یہی مصدر یسعیاہ نبی نے استعمال کیا ہے اسے اتفاقی توارد نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک نہایت عجیب بات ہے"

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ امر واضح ہے کہ ریورنڈ نے اس راز کو اچھی طرح بھانپ لیا ہے کہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جامعین احادیث نے کس دیانت و امانت سے اپنے فریضہ کو سرانجام دیا ہے

۲۔ احادیث کے مستند ہونے کا مزید ثبوت ڈبلیو منٹگمری واٹ کا بیان ہے کہ بخاری کی حدیث بدء الوحی میں جو ورقہ بن نوفل نے الفاظ استعمال کئے ہیں ھذا ناموس الذی نزل اللہ علی موسیٰ کہ یہ تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسےٰ پر نازل کیا تھا چنانچہ ناموس پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

There is no strong reason for doubting the authenticity of the phrase the namous. The use of word which is non-Quranic instead of the Quranic "Tawreh" is an argument for its genuineness.

The word namous is usually taken to be derived from the greek namos and thus to mean the law or revealed scriptures, this fits in well with the mention of Moses. (Muhammad at Mecca oxford University press 1953)

"کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ یہ جو لفظ ناموس استعمال ہوا ہے اس کے مستند ہونے کے بارہ میں کسی شک و شبہ کا اظہار کیا جائے۔ ناموس کا لفظ جو غیر قرآنی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ناموس کی بجائے تورات کا لفظ آیا ہے یعنی شریعت کے معنوں میں آیا ہے۔ یہ اس کے مستند ہونے پر ایک واضح دلیل ہے۔

۲۲ ناموس یونانی کے لفظ Namos نوُمس سے ماخوذ ہے جس کے معنی آئین یا الہامی کتب کے ہیں پھر اس لفظ کا استعمال موسےٰ سے عین مطابقت رکھتا ہے۔

۳۔ احادیث کی صحت پر اور بھی شواہد ہیں مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقوقس والی مصر کے نام جو خط بھیجا تھا وہ عرصہ ایک سو سال سے زائد ہوا اصلی صورت میں دریافت ہو چکا ہے۔ یہ خط ۱۸۵۸ء میں ایک فرانسیسی سیاح بیسو ایتین برتلیمی کو ایک راہب کی خانقاہ سے ملا ہے۔ جب اس خط کے مندرجات کا بخاری کی حدیث کے مندرجات سے موازنہ کیا گیا تو اس کا ایک ایک لفظ حدیث اور تاریخ اسلام کی روایت کے عین مطابق نکلا جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ جامعین احادیث اور مورخین اسلام نے روایات جمع کرنے میں نہ صرف بھاری احتیاط برتی ہے۔ بلکہ دیانت و امانت کا ثبوت بہم پہنچا کر ایک زریں کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

نبیا۔ (ابن ماجہ جلد اول ص۲۳ مصری) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ پھر غم زدہ نظروں سے اور تمام حوصلے اور بشاشت سے خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے حضرت ماریہؓ اور ان کی ہمشیرہ کی طرف نمناک آنکھوں سے دیکھا اور فرمایا خدا تعالیٰ ابراہیم کو جنت میں انا عطا فرمائے گا۔ خوشیاں چھن گئی تھیں دنیا کی بے ثباتی صبر آزما تھی۔ لیکن ازلی و ابدی ہستی کی بارگاہ میں اُف تک نہ کی اور معصوم بیٹے کی وفات پر نمونہ قائم فرمایا جو رلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ایک روایت ہے کہ ام برادہ نے غسل دیا۔ معروف روایت ہے کہ فضل بن عباسؓ نے اس مقدس بچے کو غسل دینے کا شرف حاصل کیا۔ میت کو ایک چھوٹی چارپائی میں رکھا حضورؐ، حضورؐ کے چچا عباسؓ بہت سے صحابہ کی معیت میں حضرت ابو بکرؓ کے قبرستان میں جنازہ لے گئے۔ حضورؐ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر میں رکھا۔ حضورؐ نے فرمایا قبر بند کی جائے۔ ریت ڈالی گئی پانی چھڑکا گیا اور اس مقدس نونہال کو دفن کر دیا پھر ایک نشان لگا دیا گیا۔

اسی دن سورج کو گرہن لگا۔ صحابہؓ نے کہنا شروع کیا کہ یہ معجزہ رونما ہوا ہے۔ کہ غم زدہ سورج نے ساری دنیا کو تاریک کر دیا ہے جب یہ بات حضورؐ تک پہنچی تو حضورؐ بیٹے کے غم سے دوچار تھے لیکن خاموش نہ رہے اور فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں انہیں گرہن نہ تو کسی کی پیدائش پر لگتا ہے اور نہ وفات پر۔ البتہ جب کبھی گرہن لگے تو خدا تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو۔ اور دعائیں لگ جایا کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاتیاتی سائنس

ذرّہ کے اسراری خواص

(محترم ڈاکٹر محمد مصدق احمد شاہ صاحب آئی بی۔ایس فزیشن۔ دیونہ منڈی۔ باسکو، گجرات)

خاکسار نے اپنے ایک مضمون میں جو الفضل ۲۸ جنوری اور ۳۰ جنوری ۱۹۷۹ء کی اشاعتوں میں "عظیم معالجاتی اصلاح" کے موضوع پر قسط وار شائع ہو چکا ہے قارئین کو توجہ دلائی تھی کہ جس طرح چودھویں صدی ہجری کے مامور زمانہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے الامام المہدی کی حیثیت سے "علم الادیان" میں اصلاح عظیم فرما کر "دین اسلام" کی خالص اور حقیقی تعلیم کو مکمل دستور حیات کے طور پر "احمدیت" کی صورت میں من موہنے اور پیارے انداز میں محبت کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا تاکہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے تباہ حال اور اپنی منزل حقیقی سے بھٹکا ہوا انسان اس کے ذریعے اپنے صحیح مقصد حیات کو پا کر ذہنی سکون اور اطمینان قلبی حاصل کرے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسی مامور زمانہ سے مسیح موعودؑ کی حیثیت سے "علم الابدان" میں بھی عظیم معالجاتی اصلاح کروائی تاکہ انسان کی جسمانی مشین کو بھی روح کے مقاصد کے حصول کے لئے صحت مند اور فعّال بنانے میں راہنمائی ملے کیونکہ زندگی نام ہے روح اور جسم کے اشتراکِ عمل کا۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام تمثیلی اور اسرار کا حامل ہے کیونکہ اس کا تعلق عام انسان کے لئے نہیں ہے مگر جونہی کسی متعلقہ "دیوانے" کی نگاہ سے حکمتِ حق نے ذرا سا پردہ سرکایا وہ وجد میں آکر رقص کرنے لگے گا۔ حضور نے اسی ذہنی کیفیت کے پیش نظر فرمایا کہ

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
اے جنوں گردِ تو گردم کہ چہ احسان کردی

(درثمین فارسی)

خاکسار نے اپنے مضمون میں قارئین کو توجہ دلائی تھی کہ حضور نے جب ۱۸۸۶ء میں "ذرّہ کے اسراری خواص" کا ذکر فرمایا تو کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی ہو گی کہ ایک "ذرّہ" میں "خورشید" کا جلوہ نظر آتا ہے جو خاک پر پڑے تو اسے مہِ تاباں کر دیتا ہے۔ ؎

ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ چوں ماہ مہِ تاباں کردی

اے حکیمو، اے فلسفیو، اے معالجو، اے ماہرو، آئی سمجھ میں کوئی بات؟ کیا فرما دیا مسیحائے وقت نے؟ نہیں تو مکتبِ مسیحؑ میں چند دن بیٹھنے والے ایک فلسفی شاعر کے الفاظ میں تھوڑی سی تشریح یوں بھی آپ کی نگاہ سے گزری ہو گی۔ ؎

"لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں"

اسی سلسلہ کا ایک مزید نکتہ مستور یوں ہے کہ ؎

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

ایک جگہ مزید تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی کہ "ہر ایک ذرہ، دوا اور غذا، اجرام اور اجسام خدا تعالیٰ کی آواز کو سنتے ہیں۔"

"یہ نہیں کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے معطل اور بے اختیار کی طرح الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ اب بھی وہ دنیا کا خالق ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ چند سال میں ہمارے جسم کے پہلے اجزا تحلیل پا جاتے ہیں اور دوسرے اجزاء ان کی جگہ آ جاتے ہیں۔ سو یہ سلسلۂ خلق اور آفرینش ہے جو برابر جاری رہتا ہے ایک عالم فنا پذیر ہوتا ہے اور دوسرا عالم اس کی جگہ پکڑتا ہے۔"

(ایام الصلح ص۷)

قارئین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی طرح تمثیلی کلام میں ایک ایسے معالجاتی نظام کی وضاحت فرمائی ہے جس کے ذریعے جسم خاکی کا علاج نمک کو ذرّہ کے اسراری خواص کے ساتھ روح پر چھڑکنے کے نتیجے میں جسم انسانی کی مشین کو لمبے عرصے تک جوان حالت میں روح کے اشتراک سے پُر بہار زندگی گزارنے کے قابل بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی حکیمانہ صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے مگر بقول حضرت مسیح علیہ السلام ؎

نہاں اندر نہاں ہے کون لاوے
غریقِ عشق یہ موتی اٹھاوے

زمین کے لئے تمام پروگرام تو دراصل عرش پر ہی بنتے ہیں۔ مامورین خداوندی تو صرف دربار خداوندی کے نقیب اور منادی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اہل زمین کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ "امانت" یا ذمہ داری بھی انہی لوگوں کو سپرد کرتے ہیں جنہیں وہ اس کے اہل پاتے ہیں۔ وہ "ملک الناس" بھی ہیں۔ اس لئے جس انسان سے چاہیں اپنا کام لے لیں۔ اس لئے ذرّہ کے اسراری خواص پر ریسرچ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جرمن قوم کے افراد سے کام لیا۔ انہوں نے "اجرام" اور "اجسام" کے ذرّہ پر جو تحقیقات کی اس کے نتائج کا مختصراً ذکر قارئین کی دلچسپی کا موجب ہو گا۔

قارئین کرام! ذرّہ کے اسراری خواص کے دفتر پڑھنے سے قبل ذرّہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی باریک مگر مکمّل وجود کو تلاش کر کے اسے قابو کرنا پڑتا ہے۔ ایسے وجود آپ نے بند کمرے میں سوراخ سے داخل ہونے والی روشنی میں چھوٹے چھوٹے ستاروں اور ایک سیلاب کی مانند ضرور دیکھے ہوں گے۔ اس اڑتے ہوئے سیلاب میں سے ایک وجود کو کسی طاقت ور خوردبین کے ذریعے دیکھ کر اور نازک سائنسی آلات سے پکڑ کر دیکھیں تو آپ کو یہ وجود ایک موتی کی صورت میں نظر آئے گا۔ اسے سائنسی اصطلاح میں "سالمہ" یا "ایٹم" (ATOM) کہیں گے۔ اس سالمے یا ایٹم پر تحقیقات کے علم کو "جوہری طبیعیات" کا علم کہتے ہیں۔ یہ "سالمہ" اجرام کا باریک ترین مکمل وجود ہے۔

اسی طرح جسم انسانی یا "اجسام" کا باریک ترین اور مکمّل وجود خلیہ یا سیل (CELL) کہلاتا ہے۔ اس CELL (سیل) یا خلیے پر تحقیقات کے علم کو "حیاتیاتی سائنس" کہتے ہیں۔ اس خلیے کو جب طاقت ور خوردبین کے ذریعے دیکھیں تو یہ بھی ایک خوبصورت موتی کی طرح نظر آتا ہے۔ تو پہلے میں آپ کے سامنے خلیے پر ہونے والی تحقیقات کے نتائج کے بارے میں اپنی سمجھ اور بساط کے مطابق عرض کروں گا۔ جب اس خلیے کو الیکٹرانک خوردبین کے ذریعے دیکھیں تو یہ ایک بہت ہی خوبصورت چھوٹی سی ربڑ کی گیند کی طرح نظر آتا ہے پھر جب اس گیند پر غور کریں تو اس کا بیرونی غلاف ایک نازک سی جھلی کی شکل میں نظر آئے گا۔ اسے سیل ممبرین (CELL MEMBRAIN) کہا جاتا ہے۔ اس غلافی جھلی کو نازک سائنسی اوزاروں سے اگر چیر دیا جائے تو اس کے اندر ایک رطوبت انڈے میں سفیدی کی طرح نظر آئے گی اور اس رطوبت کے درمیان ایک "مرکزہ" نظر آئے گا۔ اس رطوبت کو (CYTOPLASM) کیٹا پلازم کہتے ہیں اور اس میں نظر آنے والے مرکزے کو NUCLEUS کہتے ہیں۔

قارئین کرام یہ رطوبت ہی دراصل انسانی زندگی کے لئے آبِ حیات ہے جو "احسن تقویم" سے تیار کردہ "سلالۃ من طین" یا مٹی کے جوہری عناصر کا مرکب ہے۔ اسی آب حیات پر جب امر ربی کی صورت میں نفخ روح ہوتا ہے تو روح کی قوت سے توارثی "ذرّے" کی شکل میں ایک وجودی اکائی کی خلق ہوتی ہے۔ پھر جب یہ وجودی اکائی روح کی قوت اور اسی آب حیات سے پرورش پا کر اپنی نشوونما مکمل کر لیتی ہے تو یہ اپنے وجود کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے اپنا ایک "زوج" یا ساتھی وجود تیار کر لیتی ہے جسے "ب" وجودی اکائی کہیں گے اور پہلی وجودی اکائی کو "الف" کہیں گے۔ اب یہ دونوں وجودی اکائیاں اسی آب حیات کی غذا سے نشوونما پا کر روح کی قوت سے اپنے اپنے وجود کو مکمل کر کے اپنے لئے ایک ایک اور ساتھی تیار کریں گی۔ "الف" اکائی سے تیار ہونے والا یہ ساتھی "ج" کہلائے گا جبکہ "ب" اکائی کا ساتھی "ب" ہی کہلائے گا۔ پھر آگے اسی ترتیب سے "الف" جو بھی وجود تیار کرے گا وہ ایک علیحدہ وجودی اکائی ہو گی جبکہ "ب"، "ج" اور "د" وغیرہ اپنی طرح کے ساتھی تیار کریں گے جو آگے چل کر انسانی مشین کا مختلف نظام تیار کر کے ایک مکمل وجود کی شکل میں مربوط ہو جائیں گے مگر "الف" اکائی پھر نئے سرے سے ایک دوسرے وجود کی تیاری کا کام شروع کر دے گی۔ اس طرح تیار ہونے والے وجود کچھ مرد ہوں گے اور کچھ عورتیں۔ جو علیحدہ کیپسولز میں محفوظ کر کے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں گے۔ یَاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا

اور پھر غالباً یہی الف وجودی اکائی والا توارثی ذرہ ہی حدیث نبوی کے مطابق "عجب الذنب" یا Tail Bone یا دُمچی کی ہڈی میں سے خلق جدید کا باعث بنے۔ واللہ اعلم۔

قارئین کرام اس شفاف رطوبت کیٹا پلازم میں نظر آنے والے مرکزے یا نیوکلیس کو جب کھول کر دیکھیں تو اس کے اندر تار کے اندر جڑے ہوئے دلربا خوش رنگ دانوں کی طرح بہت سے کروموسومز (CHROMOSOMES) دعوتِ نظارہ دیتے ہیں۔

ان کروموسومز کو کھول کر دیکھیں تو ان کے اندر گیسوئے خمدار کی طرح بہت سے DNA کے لچھے نظر آئیں گے جیسے بانس کی بنی ہوئی لچک دار سیڑھیاں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ یہ کروموسومز ہی انسان (جو اشرف المخلوقات ہے) کی تمام جسمانی روحانی اور اخلاقی طاقتوں کے سرچشمے ہیں۔ انہیں دیکھ کر ہی اس جسمانی مشین کی عمر، صحت، اخلاق، ذہنی صلاحیتوں، شکل و صورت، رنگ روپ، بالوں اور آنکھوں کی رنگت تک کا علم ہو سکتا ہے۔

یہ DNA کے لچھے انہیں توارثی ذروں کی خوبصورت ترتیب احسن سے معرض وجود میں آتے ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان توارثی ذروں کو میڈیکل اصطلاح میں "لونیئے" کہا جاتا ہے۔ ان توارثی ذروں کی غذا سوڈیم، کیلشیم، پوٹاشیم، فولاد، سلیکون اور میگنیشیم کے جوہری اجزاء سے تیار ہونے والا اور ایک خاص نسبت سے متوازن کیا ہوا سیال مرکب ہے جسے کیٹا پلازم کہتے ہیں۔ اس سیال مرکب میں کسی جوہری عنصر کی کمی متعلقہ لونیئے یا توارثی ذرہ کو متاثر کرتی ہے جس کی وجہ سے متعلقہ DNA کا لچھا متاثر ہو کر جسم انسانی میں علامات مرض کی صورت میں مختلف قسم کے سگنل یا اشارے نشر کرنے لگتا ہے۔ ان خفیہ اشاروں یا CODES (کوڈز) کو پڑھ کر اور سن کر جب کوئی ماہر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ذہنی صلاحیتوں اور اسی کے پیدا کردہ اسباب سے ذرہ کی اسراری قوت کے ذریعے اس کمی کو پورا کر دیتا ہے تو وہ علامات مرض خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں اذن خداوندی سے خود بخود دور ہو جاتی ہیں اور اسی طرح جسم انسانی کے سارے نظاموں کو تا حیات مکمل صحت مند اور جوان حالت میں رکھنا ممکن ہے۔

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے

قارئین کرام! ماموریت خداوندی کے ان فرمانوں کو جب علمائے علم الادیان پڑھیں گے تو اور تشریح فرمائیں گے لیکن جب انہی فرمانوں کو علم الابدان کے صاحب علم پڑھیں گے تو ان کے معنے وہ اپنے علم کے مطابق کر کے لطف حاصل کریں گے۔

(باقی)

امتیازی نتیجہ مرکزی سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ

ناصرات الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحان میں شہر، قصبات اور دیہات کی چھیالیس لجنات سے ناصرات نے امتحان میں شرکت کی۔ کل ۸۹۶ ناصرات میں سے ۸۷۰ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ ۹۱٪ ہے۔

ناصرات شہر

معیار اول:	فائزہ رفیعہ بنت شیخ عبدالرشید اسلامیہ پارک لاہور	۹۹/۱۰۰	فرسٹ
	میمونہ صوفیہ بنت مختار احمد علوی اورنگی کراچی ۳	۹۷	سیکنڈ
	عابدہ یاسمین ؍؍ مبارک احمد بھیرہ ضلع سرگودھا	۹۶	تھرڈ
	امۃ الحی ؍؍ چوہدری مبارک احمد چنیوٹ	۹۵	حوصلہ افزائی
	ناہید گل ؍؍ سعید احمد پشاور شہر	۹۵	حوصلہ افزائی
معیار دوم:	ثمینہ ؍؍ منظور احمد سرگودھا	۷۰/۷۵	فرسٹ
	فائقہ نوشابہ مہر ؍؍ محمد اکبر مہر گوجرانوالہ	۶۸	سیکنڈ
	فوزیہ قاضی ؍؍ محمد عبداللہ محمد نگر لاہور	۶۷	تھرڈ
معیار سوم:	مدعفت منہاس ؍؍ شوکت منہاس کراچی قیادت ۶	۵۰/۵۰	فرسٹ
	ثمینہ کوکب ؍؍ محمد شریف راولپنڈی	۴۹	سیکنڈ
	ماوری جان ؍؍ حکیم عبدالحمید گوجرانوالہ	۴۸	تھرڈ
	شازیہ بخاری ؍؍ سید منور حسین نوشہرہ	۴۸	تھرڈ

ناصرات دیہات

معیار اول:	ممتاز بیگم بنت بشیر احمد صاحب سعد اللہ پور گجرات	۹۹/۱۰۰	فرسٹ
	شاہدہ عندلیب ؍؍ بشیر احمد صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۹۸	سیکنڈ
	رفعت جبیں ؍؍ چوہدری جان محمد کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۹۶	تھرڈ
	سلیمہ بی بی ؍؍ فضل کریم صاحب بھیرو چیچی	۹۶	تھرڈ
معیار دوم:	امۃ الحفیظ ؍؍ علم الدین قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ	۶۹/۷۵	فرسٹ
	روبینہ ؍؍ محمد انور گورایہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۶۵	سیکنڈ
	سعیدہ بی بی ؍؍ عبدالعزیز بھیرو چیچی	۶۴	تھرڈ
معیار سوم:	شریفہ بیگم ؍؍ عبداللہ خان محمد آباد سٹیٹ	۴۸/۵۰	فرسٹ
	امۃ الحی ؍؍ محبوب احمد سعد اللہ پور گجرات	۴۷	سیکنڈ
	ناصرہ پروین ؍؍ رشید احمد بی سر روڈ تھرپارکر سندھ	۴۶	تھرڈ

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ سبحان علی صاحب چنیوٹ نے مساجد فنڈ میں -/۵۰ روپے بطور شکرانہ ادا فرماتے ہوئے مطلع فرمایا ہے کہ ان کے بیٹے عزیز اقبال احمد ظفر کو ایک ملازمت کے حصول میں کامیابی ہوئی ہے۔ قارئین کرام اس ملازمت میں خیر و برکت کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو ملک و قوم کی بہترین رنگ میں خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

۲۔ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ابیالوی منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ عرصہ سے ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ہڈی تو اب قریباً درست ہو گئی ہے لیکن کمزوری بہت ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل بنا دے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اپنے گھر کے حصول پر خدا کے گھر کا خیال

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سکیم مساجد کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت اپنی ہر خوشی میں خانہ خدا کا بدستور خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ مری سے محترمہ حسن آفتاب بیگم اے خان صاحبہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں -/۲۴۴ روپے ادا فرما کر مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

"میں نے اپنے لئے راولپنڈی ویسٹرج میں کوٹھی خریدی ہے۔ دعا فرما دیں کہ یہ کوٹھی اللہ تعالیٰ میرے لئے اور میری آل اولاد کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرما دے۔ اس کی رہائش ہمارے لئے روحانی و جسمانی سکون کا باعث ہو۔"

جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس! شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء کے لئے تجاویز جلد از جلد بھجوائیں۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ دینے سے اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (الروم آیت ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (سبا آیت ۴۰)

یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بجائے اور دے گا اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ ادا فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمشیرہ خواجہ عبدالکریم صاحب خالد محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیوہ محمد شفیع صاحب مورخہ ۵/ اگست بوقت سوا دس بجے شب گوجرہ میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حکیم خورشید احمد صاحب نے پڑھائی اور بعد تدفین شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اُسی دن چار سیپارے پڑھے اور ہنسی خوشی نمازِ عشاء کی ادائیگی کی لیکن دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ نیک، پرہیزگار، متقی، دعا گو تھیں۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالباسط طارق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ)

شکریہ احباب

میرے والد مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال کی وفات پر جن احباب نے اظہارِ افسوس کیا ہے اور ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ اور جن حضرات نے بذریعہ خط و کتابت یا خود حاضر ہو کر افسوس کا اظہار کیا ہے میں ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(محمد اکرم ریاض سیکرٹری مال چک نمبر ۲۲۳ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں نیز اسی طرح میرے والد محترم ڈاکٹر محمد نواز صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چک نمبر ۵۶۳ کو کمر درد کی وجہ سے اکثر تکلیف رہتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

۲۔ میرے چچا جان محترم مشتاق احمد صاحب الیکٹریشن پانچ چھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں پھر زیادہ بیماری بڑھ گئی مگر اللہ تعالیٰ نے صحت عطا کی۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

۳۔ خاکسارہ اور چھوٹی بہن عزیزہ شکیلہ تبسم سلمہا ان دنوں بعارضہ جگر بیمار ہیں بزرگانِ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اسلام و احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کوثر ناہید بنت مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب چک نمبر ۵۶۳ فیصل آباد)

۴۔ میرے بھائی نعمت اللہ خان پسر جناب ماسٹر مامون خان صاحب مرحوم سابق ڈرل ماسٹر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان کی پوری ٹانگ حیدر آباد ہسپتال میں ۱۴/ اگست ۱۹۷۹ء کو ڈاکٹروں نے کاٹ دی ہے۔ ان کو شوگر کے مرض کی وجہ سے گینگرین کا زہر پوری ٹانگ میں سرایت کر گیا تھا۔ حالت ابھی تشویشناک ہے۔ روزانہ جسم میں خون دیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے اُن نوجوانوں کے لئے بھی دعا کی جائے جنہوں نے میرے بھائی کی زندگی بچانے کے لئے اپنے خون کا عطیہ دیا ہے۔

(خاکسار محمد خان مامون خان قادیانی۔ جیمس آباد ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

۵۔ میرا جواں سال لڑکا پچھلے ماہ کی سترہ تاریخ سے لاپتہ ہے۔ اس کو کبھی کبھی دماغی عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کو بحفاظت واپس لائے۔

(خاکسار امۃ الرشید فرحت زوجہ خان حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ۔ ربوہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

پھر حضور علیہ السلام نے یہ بشارت بھی دی کہ رمضان کی طرح خدا کی خاطر اس زمانہ میں تم اگر تلخیاں اُٹھاؤ گے اور مصیبتوں پر صبر کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اپنا اتنا قرب عطا کرے گا اور اس درجہ تمہیں اپنے قریب کرے گا کہ گویا وہ تمہیں اپنی گود میں بٹھا لے گا چنانچہ فرمایا:۔

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔" (الوصیت)

بہرحال ہمارے لئے تو موجودہ زمانہ مامور من اللہ کا زمانہ ہونے کے باعث تمام کا تمام رمضان کی حیثیت رکھتا ہے جس میں سے کامیابی سے گزرنے کے بعد ہمارے لئے دائمی قربِ الٰہی کی شکل میں ایک دائمی عید کی دائمی خوشیاں مقدر ہیں اور یہی ہماری اصل اور حقیقی عید ہے۔ اس دائمی عید کی دائمی خوشیوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم رمضان کی طرح درمیانی زمانہ کی عارضی تلخیوں اور ابتلاؤں کی شکل میں وارد ہونے والی مشکلوں اور تکلیفوں کو بشاشتِ قلب کے ساتھ برداشت کرتے چلے جائیں اور اتنا خدا کے قریب ہوں کہ وہ ایک پیارے بچے کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں موجودہ ماہِ رمضان کے بعد آنیوالی عید الفطر مبارک کرے اور اسے اُس دائمی عید کی دائمی خوشیوں کا پیش خیمہ بنائے جو قربِ الٰہی کی دائمی اور لازوال نعمت کی شکل میں اُس نے ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہے اور جس کے وجد آفریں آثار ساتھ کے ساتھ ظاہر ہو کر خدا تعالیٰ کے قرب اور اُس کی معیت کو دنیا پر مسلسل آشکار کر رہے ہیں۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشی عورتوں نے زیورات اور مردوں نے گھڑیاں چندہ میں دے دیں

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر قربانی اور فدائیت کے خوشکن نظارے

مانسلور (مغربی جاوا۔ انڈونیشیا) جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر قربانی و ایثار اور للّٰہیت و فدائیت کے نہایت ایمان افروز مناظر دیکھنے میں آئے۔ جزیرہ بالی میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے جب چندے کی تحریک کی گئی تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اس مخلص جماعت کی مستورات نے ۱۹ زیورات، مردوں نے پانچ گھڑیاں، ایک قیمتی پین اور ایک کیمرہ سٹیج پر لا کر رکھ دیئے۔ اور یوں آن کی آن میں سات لاکھ انڈونیشی روپے نقد (ایک ہزار امریکی ڈالر) اور قریباً دو ہزار امریکی ڈالروں کی قیمت کا سامان جمع ہو گیا۔ دلوں کو گداز کر کے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گرا دینے والا روح پرور منظر اس وقت دیکھنے میں آیا جبکہ جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم میرالاسلام یوسف نے جلسہ سالانہ کے آخری پروگرام "دل سے دل تک" (FROM HEARTS TO HEARTS) میں ایک پُر اثر اور دلچسپ خطاب کیا اور قربانی کے موضوع پر دلوں کو گرما دینے والے انداز میں روشنی ڈالی۔ چنانچہ خدائی تصرف کے ماتحت احباب و خواتین جماعت دیوانہ وار سٹیج کی طرف بڑھنے لگے اور جن کے پاس جو کچھ تھا وہ انہوں نے سٹیج پر پڑی ہوئی میز پر ڈھیر کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت ماحول ایک روحانی قربانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ یوں نظر آ رہا تھا کہ فرشتے آسمانوں سے اُتر کر جلسہ سالانہ میں شریک لوگوں کے دلوں کو جنبش دے رہے ہیں اور انہیں اپنا مال جماعت کے لئے قربان کرنے پر اُبھار رہے ہیں۔ ہر طرف سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں اور جوشِ مسرت سے بھرپور صدائیں اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے مخلص احمدیوں کے جوش و جذبہ نے تھوڑی ہی دیر میں سٹیج پر پڑی ہوئی میز کو پورے طور پر بھر دیا اور میز پر نوٹوں، زیورات، گھڑیوں اور دیگر اشیاء کا ایک چھوٹا سا قلعہ تعمیر ہو گیا۔ یہ ایک ایسا قلعہ ہے جس کو مخالفت کی لاکھوں آندھیاں بھی اپنی جگہ سے ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتیں۔ اور یہ قلعہ اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے ہر حملے کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا یہ ۲۷واں جلسہ سالانہ تھا جس میں وسطی اور مشرقی جاوا اور جزیرہ بالی کی جماعتوں سے ۴۴ افراد شامل ہوئے ان میں سے سورابایا سے ۱۵، جزیرہ بالی سے ۷، جزیرہ مادورہ سے ۴، جزیرہ لمبوک سے ۱۰، جوگجاکرتہ سے ۳، اور بھارنگ شہر سے ۵۔ احباب جماعت نے اور ان کے ہمراہ بہت سے دیگر دوستوں نے شرکت کی۔

اس جلسہ سالانہ میں جہاں زیادہ تر تقاریر انڈونیشی زبان میں ہوئیں وہاں پہلی مرتبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اردو اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ وسطی اور مشرقی جاوا اور جزیرہ بالی کے امیر و مبلغ مکرم میرالاسلام یوسف نے جو کہ انڈونیشیا کے باشندے ہیں اس جلسہ سالانہ میں اوپر بیان کی گئی تقریر "فرام ہارٹس ٹو ہارٹس" کے علاوہ "فضائل القرآن" کے موضوع پر بھی تقریر کی۔

لجنہ اماء اللہ سرگودھا کا اجلاس

لجنہ اماء اللہ سرگودھا کی سالانہ ضلع وار میٹنگ ۲ر ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار صبح دس بجے مسجد احمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ۔

تمام ضلع کے قصبات کی لجنہ کی صدر اور سیکرٹری اپنی رسید بک، سالانہ کام کی رپورٹ، بقایا چندہ جات، کاغذ کاپی پنسل ہمراہ لائیں۔ اس طرح اگر کسی کام میں آپ کو مشکل ہوئی تو مشورہ حاصل کر سکیں گی۔

آپ اپنے آنے کی اطلاع بذریعہ خط دیں تاکہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کر سکیں۔

(صدر لجنہ ضلع سرگودھا)

ضرورت کلرک ضلع وار نظام

ضلع جھنگ کے واسطے ضلع وار نظام کلرک کی ضرورت ہے۔ صحت اچھی ہو۔ عمر ۲۵ سے ۴۰ سال تک ہو تعلیم کم از کم میٹرک ہو اور احمدیہ لٹریچر سے بھی واقفیت ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ بالمشافہ طے کی جاوے گی۔ درخواست امیر یا صدر صاحب کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔

محمد بشیر احمد علی۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ

جھنگ صدر

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۳۱/۸/۷۹ء بروز جمعہ ۸ بجے صبح زیر صدارت مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ ان کے دفتر میں ہو گا۔ ممبران کرام سے شمولیت کی درخواست ہے۔ فرداً فرداً بھی بذریعہ ڈاک اطلاع کی گئی ہے۔ (سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی بجٹ)

اعلان نکاح

عزیزم مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مغل ولد مکرم میجر عبد الرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی کا نکاح عزیزہ فاخرہ اقبال بنت مکرم محمد اکبر صاحب اقبال واقفِ زندگی (کرمی سندھ) کے ساتھ مبلغ ۲۰,۰۰۰ روپیہ حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ کے لئے اور ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔

(سعید احمد عالمگیر۔ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ کچھ عرصہ سے میرا بیٹا ایک نہایت تکلیف دہ اور کڑی آزمائش سے دوچار ہے جس کی وجہ سے اسے اور اس کے ساتھ ہم تمام گھر والوں کو شدید پریشانی لاحق ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے اس مشکل صورتِ حال سے نجات دیکر ہماری پریشانی دُور فرمائے اور اسے ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے، آمین۔ (صالح محمد (باڈی گارڈ) احاطہ مسجد مبارک ربوہ)

۲۔ مکرم میاں خان محمد صاحب کارکن وکالت تبشیر کو ایکسیڈنٹ سے سخت چوٹیں آئی ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیابی عطا فرمائے۔ (ناصر احمد کارکن الفضل ربوہ)

۳۔ خاکسار کے سب سے چھوٹے لڑکے عزیز احمد کو بس کے حادثہ میں گہری چوٹیں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خلیل احمد عزیز سویٹ ہاؤس گولبازار ربوہ)

کراچی میں جائداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳ ایسی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے سٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیے